© rasailojaraid.com

جمہوری تماشا

دکھائیں وطن میں چلو اک تماشا
کہ دنگل ہے مغرب کی جمہوریت کا

کہیں رقص میں دیوِ جاگیرداری
نشے میں کہیں مست سرمایہ داری

کہیں ہے شعوب و قبائل کا چرچا
کہیں زور دھن، دھونس اور دھاندلی کا

ہے ساغر بکف جھومتی پارسائی
وراثت میں ان کو ملی ناخدائی

یہ رہبر ہمارے سیاسی لٹیرے
حکومت کے بھوکے یہ فصلی بٹیرے

یہ حرص و ہوس میں گرفتار لیڈر
خریدو تو بکنے کو تیار لیڈر

نظامِ حکومت چوپٹ کرنے والے
یہ بینکوں کے قرضے ہڑپ کرنے والے

وطن یہ ہمارا زبوں حال ان سے
اصول و ضوابط ہیں پامال ان سے

یہ ہر ایک سانچے میں ڈھل جانے والے
یہ گرگٹ کی صورت بدل جانے والے

سبھی روٹی کپڑا مکاں دے رہے ہیں
سرابوں کا رنگیں جہاں دے رہے ہیں

یہ آئے ہیں وعدوں کی لے کے پٹاری
نئے جال لائے پرانے شکاری

نظامِ معیشت یہاں کا نرالا
کہ سرمایہ داروں کا ہے بول بالا

کوئی رات دن خوں پسینہ بہائے
مشقت کرے کوئی پھل کوئی کھائے

ہر اک دن کسی کے لئے عید کا ہے
کسی کے لئے زندگی اک سزا ہے

کوئی فکر فردا نہ امروز کا غم
ہیں رہبر سبھی وقف پیکار باہم

کوئی ہنس رہا ہے کوئی رو رہا ہے
یہ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟

ہے ملت اسیر طلسم فرنگی
یہاں خانہ جنگی وہاں خانہ جنگی

یہی ہے مساوات اسلام کی کیا؟
کہ مغرب کی جمہوریت کا تماشا

(عبدالوحید سلیمی)

© rasailojaraid.com